

اَلْاِسْلَامُ وَيَقْتُلُ وَيَقْتُلُ' مَعْنَى تَقْبِيْنَا کیوں کہ یہ سوالات قبر میں کئے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مردوں کو قبۃ لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مرد کو بھی نہ بے پادہی سے اسی طرف تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے اہمال سالو اس کو گھیر لیتے ہیں اب اگر عذاب اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو سوائے قرآن اسے نہ پہنچاتی ہے اور اگر جیروں کی طرف سے آتا ہے تو اس کا نماز میں ٹھہرنا (قیام) چاہتا ہے اور اگر ہاتھ کی طرف سے آتا ہے تو ہاتھ کھینچتا ہے کہ بخدا! میں صدقہ کے لئے نکلا تھا اور دعا کے لئے اس لئے تھا کوئی راہ نہیں۔ اگر مٹی کی طرف سے آتا ہے تو اس کا ذکر اور روز رکھنا آگے آتا ہے اسی طرح نماز اور صبر ایک طرف کھڑا رہتا ہے کہ اگر کوئی کمی دو جائے تو پوری کر دے۔ فرض کہ اس کے قبۃ اہمال اس سے عذاب کو اس طرح دفع کریں جس طرح کہ کوئی شخص اپنے اہل و عیال سے مصیبت اور کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ خدا کا ذکر کیا کرتے ہو سوچا کیونکہ میرے ساتھی بہت ہی اچھے ہیں۔ (شرح الصدور)

زُورِخِ فَنَائِشِ ہوتی : ☆ مرنے کے بعد روح بھی دوسرے دن

میں پھر پیدا نہیں ہوتی بلکہ قیامت آنے تک برزخ میں رہتی ہے یہ خیال کہ روح دوسرے دن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا چلنے پالو میں یہ نقطہ ہے اس کا ماننا کفر ہے۔ موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے لیکن نکل کر روح مت نہیں جاتی بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے اور ایمان و کفر کے اعتبار سے ہر ایک روح کے لئے الگ جگہ مقرر ہے۔ قیامت آنے تک وہیں رہے گی کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ تلخیں میں اور کسی کی جاہ و حریم شریف بعض کی آسمان و زمین کے درمیان اور بعض کی قبر کے پاس۔ کافروں کی روح قید رہتی ہے۔ روح مرتی اعلیٰ یا ختم نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو روح کا تحقق اپنے جسم سے رہتا ہے بدن کی تکلیف سے روح کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے روح کو بھی آرام ہوتا ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتی پہچانتی ہے اور اس کی بات سنتی ہے اور مسلمان کی نسبت تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسلمان مر جاتا ہے تو اس کی راہ کو مل دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں روح کے لئے کوئی جگہ دور یا نزدیک نہیں بلکہ سب جگہ برابر ہے۔ مردہ کا کام بھی کرتا ہے اس کی

ہوئی عوام ہیں اور انسان کے سوا حیوانات وغیرہ مرنے بھی ہیں۔ قبر میں جو کچھ عذاب و ثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس کو ملتی ہے وہ سب چیزیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام و تکلیف اور جسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اٹھاتا ہے مگر اس کے پاس ہی میں ہی جانتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر رہتا ہے۔ ☆ دفن کے بعد قبر نمردے کو دہاتی ہے مومن کو اس طرح جیسے ماں اپنے کو اور کافر کو اس طرح کہ ادھر کی لیلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں۔

☆ قبر پر بیٹھنا سونا چلنا یا خاندن چھٹا کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

☆ قبر میں آرام و تکلیف کا ہوتا حق ہے اور یہ عذاب و ثواب بدن و روح دونوں پر ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جسم کے تمام حصوں کو مع فرما کر وہی پہلا جسم بنائے گا اور روح اسی جسم میں داخل ہو کر قیامت کے میدان (Ground of Gathering) میں آئے گی اسی کا نام شہ ہے۔

عذاب قبر کا بیان : عذاب قبر حق ہے۔ جس طرح مومنین صالحین کو قبر میں آرام ملتا ہے اور غوثی کے ساتھ قیامت تک رہتا ہوتا ہے اسی طرح کافروں کا درد اور نگاروں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے (بخاری)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس گزرے ہوتے تو اس قدر روئے کر ڈاڑھی مبارک ٹر ہو جاتی تھی۔ سوال کیا کیا کیا آپ جنت و دوزخ کا تذکرہ کر کے نہیں روئے اور قبر کو کچھ کر اس قدر روئے ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بظن قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس منزل سے نہجات پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں اور اگر اس سے نہجات نہ پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ (ترمذی)

حضور ﷺ کا گورکار و مشرکین کے قبرستان کی طرف سے ہوا۔ آپ جس حجر پر سوار تھے وہ پھلے (شقی کرنے) لگا۔ اُس وقت حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے اگر تمہارے مر جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ڈعا کرتا کہ یہ عذاب تم کو نہ دیا جاتا (آپ کی سواری نے عالم برزخ میں ہونے والے عذاب کو دیکھ لیا پس لیا اور بد کے گی) انسان اگر عذاب قبر کا مال آنکھوں سے دیکھ لیں یا کانوں سے سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ نے

فرمایا کہ کافر پر اس کی قبر میں قیامت تک کے لئے خانوے اڑو جسے مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے آستے رہتے ہیں۔ اُن کے زیرِ کا یہ عالم ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھٹکار مار دے تو زمین یا فلک میزئی نہ آگائے۔ (ہاری) حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملے میں نہیں۔ اُن میں سے ایک تو چٹاب سے نہیں پہتا تھا اور دوسرا چٹل غوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اُس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ایک لٹائی پھر فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں اللہ تعالیٰ اُن کے عذاب میں کمی فرمائے۔ (مشکوٰۃ)

بخاری شریف کی ایک طویل روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب روایت کیا گیا ہے جس میں عالم برزخ کے خاص خاص عذابوں کا ذکر ہے۔

جھولے شخص جس کی جھولی ہاتھیں جہاں میں مشہور ہو جاتی تھیں اس شخص کے گھٹے کو ہے کی قبضی سے گدی کی تک خیر سے جار ہے تھے اُس جھولے کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو طم قرآن عطا فرمایا تھا وروا کس سے غافل ہو کر سو رہا تھا اور دن کو اس پر عمل نہیں کرتا تھا تو قیامت تک اس کا سر پھوڑا جائے گا۔

۔ نہا کرنے والے کو آگ کے غار میں ڈالا جائے گا۔

۔ سود خور کو خون کی نہریں ڈالا جائے گا۔

انبیاء کا خواب وہی ہوتا ہے یہ تمام واقعے جیسے ہیں۔ حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ جھوٹ کی سزا ہے عملِ عالم کی سزا نہا اور سود کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام کاموں سے محفوظ رکھے۔ آمین عبادِ سہماہرین

عذابِ قبر دکھائی نہ دینے کی حکمتیں : انسان اور جنات کو عذابِ قبر دکھائی نہیں دیتا اور کانوں سے وہاں کے سمیعت زہوں کے سچ و پکار کی آواز بھی نہ سنی نہیں دیتی۔ اس میں بہت بڑی حکمت ہے انسانوں اور جنات کو عالم برزخ سے واسطہ نہ پاتا ہے اگر ان کو عذابِ قبر دکھادیا جائے یا کانوں سے قبروں کی سچ و پکار کی آواز نہ سنا دی جائے تو ایمان لے آئیں اور تک عمل کرتے تھیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایمان بالیقین معتبر ہے کہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کی بات سن کر مان لیں۔ حضور ﷺ کے ارشادات کو بغیر حجت اور تدبیر و پس و پیش کے بغیر تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔ ایمان کہتے ہیں 'التصديق بما جاءك من ربك' دل کی سچائی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی جملہ ہدایات کو مان لینا ایمان ہے۔ گویا ایمان کا اولین مرحلہ نبی کی تصدیق

ہے۔ ہر بات کو حق جاننا ہی ایمان ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ﴿تقوا اللہ کی بات کو حق جانو اور اللہ سے ڈرو کہ تم کامیاب ہو سکو﴾ اُن کے لئے سعادت ہے اور بڑا اجر ہے۔

اگر دوزخ و جنت اور برزخ کے حالات آنکھوں سے دکھادینے جائیں تو پھر ایمان بالیقین نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آنکھوں سے دیکھے ہوئے پر ایمان لانا معتبر نہیں ہے اسی وجہ سے مرتے وقت ایمان لانے کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ اس وقت عذاب کے فرشتے نظر آ جاتے ہیں ﴿وَقَلَّمَ يَكَ يَنْفَعُهُمْ إِنَّمَا يَنْفَعُهُمْ لَمَّا زَاوَأْنَا أَفْئِدَتَهُمْ﴾ (مومن/۸۵)

تو نہ ہوا اُن کا ایمان کہ انہیں فائدہ نہ پہنچائے (یہی آنکھوں کا ایمان لانا نفع مند نہ ہوا) جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا۔

جب قیامت کو آنکھ کھولے ہوں گے اور پھر جنت دوزخ آنکھ سے دیکھ لیں گے تو سب ہی ایمان لے آئیں گے اور رسولوں کی باتوں کی تصدیق کر لیں گے مگر اس وقت کا ایمان اور تصدیق معتبر نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت قبر میں نہا و سیت داخل ہوگی اور جب لٹکی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مومنین کی ڈھالوں سے بخش دی جاتی ہے۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے فوراً جہنم میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے قبر والے یہ دیو میرے گھر والوں نے بھیجا ہے تو دل کر 'یہ نہیں کرو وہ غرض ہوتا ہے اور اُس کے پڑوسی اپنی عروسی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (بخاری)

نبی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ آسمان کی جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے اُن کو پورا اجر ملے گا پھر آپ نے فرمایا کہ سب سے بھر مہلجی یہ ہے کہ اپنے مرد و درشت داری کی جانب سے حج کیا جائے۔

عذابِ قبر سے بچنے کی چند دعائیں :

﴿وَقَبِّلْنَا آتِسْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ اے رب ہمارے ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ﴾ اے اللہ ! میں چاہتا ہوں کہ میں کفر سے بچوں اور فقیر نہ بنوں اور عذابِ قبر سے بچوں۔

۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّفْسِ وَالنَّمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ ۔

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجال کے شر سے۔

۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّفْسِ وَالنَّمَاتِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے تمام فتنوں سے اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (جو مجھے اُن سے چاہیے)۔

۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ السَّجِنِ وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْضِیْ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بے حسی سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری اور دلیل (میرا) حرام شرعیات کا اور دلیل (میرا) کو بیچوں اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبُخْلِ وَشَقِ الْغَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل سے اور تیری عمر سے اور ریش کے برکت سے اور قبر کے عذاب سے۔

انجام بخیر کا بہترین عمل : صاحب ایمان رہتے ہوئے اس دنیا سے جانا بڑے مقدس بات ہے۔ یہاں ہم گورواں ۳۵۸ مرتبہ پڑھنے والا صاحب ایمان مرے گا اس کا خاتمہ بخیر ہوگا۔ سرکات اور نزاع کے عالم میں آسانی پیدا ہوگی۔ قبر کی منازل بڑے آرام سے طے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر حد سے زیادہ رحم کرے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کرے گا جس سے قبر میں داخل ہونے کا اور آخرت میں اس کی نجات ہوگی۔

قبر میں راحت کا عمل : اگر کوئی پینا بلوچ روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اللہ تعالیٰ اسے مرے کے بعد قبر میں راحت نصیب فرمائے گا اور اس کی قبر کو محل جنت کر دے گا۔

یا کریم کا جامع وظیفہ : یہ وظیفہ کتا ہوں سے معافی کے لئے بہت مؤثر ہے لہذا روزانہ ۱۰۵۰ دن تک پڑھا کر پڑھے اس کی آخرت میں نجات ہوگی۔ عذاب قبر سے بچ جائے گا۔ اگر کوئی انسان پانچاٹھ کے در پہ ہوتا اس وظیفہ کو ۴۰ دن

تک ۲۰۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شاء اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں گے اور دشمن زور بھی کھینچ نہیں پاتا کنگا۔

‘يَاكُوْنِيْمُ الْغَفُوْ ذَا الْعَدْلِ اَنْتَ الَّذِيْ مَلَأْ كُلَّ شَيْءٍ عَدْلًا‘ يَّاكُوْنِيْمُ (اے درگزر کرنے والے کریم!) اے عدل والے! تو نے ہر چیز کو اپنے عدل سے بھر دیا ہے اے کریم والے)

عذاب قبر سے نجات : یہ شخص کفر سے پڑھنے سے قبر میں راحت میسر ہوگی اس کا حساب کتاب آسانی میں آجائے گا۔ عید حساب کے وقت اس کی نیکیوں کا پلار اٹھائی ہوگا اور وہ اہل جنت سے ہوگا۔ یہ شخص کو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو اس کے حساب میں عاقبت میں آسانی ہوگی۔

عذاب قبر سے بچنے کا عمل : جو شخص ‘يَا اَخَا’ (تیری نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھے اور تمام آخر پڑھتا رہے وہ ان شاء اللہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اس اسم کی برکت سے اس کی قبر اللہ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور رحمت خیر تک کشادہ ہو جائے گی۔

۞ طلوع آفتاب سے پہلے جو شخص یہاں ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھتا رہے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا شک و شبہ دل سے اٹھ جائے گا۔

حکایت : حضرت یحییٰ علیہ السلام قبر پر گزرے دیکھا کہ میت نے عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر چند قدم آگے تشریف لے گئے اور باب واپس آئے اب جو اس قبر پر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ اس قبر میں نورانی نور ہے اور وہاں رحمت الہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے اور شاد ہوا کہ روح اللہ یہ منت کتبہ راہ اور بدکار تھا اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے اپنی نبوی حاملہ پہنوزی حسی اس کے ہاں لڑکا کا پیدا ہوا اور آج اس کو کتبہ میں بھیجا گیا۔ استاد نے اس کو ‘يَسْمَعُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ’ پڑھائی یہیں حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکی سے ماں باپ کی نجات ہو جاتی ہے۔

حضرت علی کریم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے اور سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبر کو بخشے تو اس کو سورۃ اخلاص پڑھنے کا اتنا ثواب ملے گا جتنے کہ اس قبرستان میں مردوں کی تعداد ہے۔ (فوائد اکبری) ‘فَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ’ اللّٰهُ الصَّمَدُ ‘لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ’ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (سورۃ اخلاص)

مناجات

(امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ)

یا اہلی ہر جگہ تیری دعا کا ساتھ ہو جب پاسے عشق شرمشک لٹکا کا ساتھ ہو
 یا اہلی بھول جاؤں تیرے کی تکلیف کو شادی دیا اور حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا اہلی گور تیرے کی جب آئے نکتہ راحت اُن کے پیارے لہے کی سج پالٹرا کا ساتھ ہو
 یا اہلی جب پاسے محشر میں شہود دار و گنہگار امن دینے والے پیارے بیٹا کا ساتھ ہو
 یا اہلی جب دنیا میں یا ہر آنکھ پاس سے صاحب کوڑا شہ خود و غلط کا ساتھ ہو
 یا اہلی سرد مہری پر ہو جب خود شہو ستر سچے سچے سایہ کے تلے لگا کا ساتھ ہو
 یا اہلی کمری محشر سے جب بھڑکیں بدن دامن محبوب کی غلطی ہوا کا ساتھ ہو
 یا اہلی نامہ اعمال جب کھینچنے لگیں صیب پوش خلق حصارِ ظلم کا ساتھ ہو

یا اہلی جب یہیں آنکھیں صاحبِ جرم میں ان جسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
 یا اہلی جب صاحبِ شہداء بچا کر لے جہنم گراؤں مصلحِ مرنے والے کا ساتھ ہو
 یا اہلی رنگِ لائیں جب میری بچاکیاں ان کی چٹکی چٹکی ٹکڑوں کی حیا کا ساتھ ہو
 یا اہلی جب چلوں تاریک راہ میں صراطِ آفتابِ ہاشمی نورِ اہدیٰ کا ساتھ ہو
 یا اہلی جب سرِ شہید پر چان پاسے ربِ ظلم کہتے والے غزوہ کا ساتھ ہو
 یا اہلی جو دعا میں ایک دم تھکے سے کریں غلاموں کے لب سے آمین راز کا ساتھ ہو
 یا اہلی جب رضا خواب گراں سے سراٹھائے دولتِ ابدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو